فضیلتِ قرآن

مفتی الٰہی بخش کاندھلوی

اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے دنیا میں ایک مضبوط و مستحکم دستاویز نازل فرمائی، یعنی جناب رسول اکرم ﷺ کو قرآن مجید عطا فرمایا تاکہ ہم اس کے وسیلہ سے ہمیشہ دین کے احکامات سنتے رہیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ کر اونچے سے اونچے مقامات (اعلیٰ علیین) پر چڑھ جائیں، انسان جو خاک کا پتلا ہے اگر چاہتا کہ اپنی کوشش سے عرش الٰہی تک رسائی حاصل کرلے تو ممکن نہیں تھا، مگر اللہ تعالیٰ کا (نہایت) احسان ہے کہ اس نے ہمیں تین چیزیں ایسی عطا فرمائی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک ذات الٰہی کی پہچان کے لئے، اس کی قربت کے لئے بہترین سیڑھی ہے۔

اول :۔ اسم ذات، لفظ اللہ ہے۔ جل شأنہ! انسان جس وقت خلوص دل سے اللہ کو پکارتا ہے، بیچ کے تمام پردے اٹھ جاتے ہیں اور پکارنے والے کی آواز ایک منٹ میں دروازہ قبولیت کو کھٹکھٹاتی ہے۔

دوم :۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے۔ جب آدمی اس کلمہ کو دل کی گہرائیوں سے پورے یقین کے ساتھ کہتا ہے تو ایک لمحہ میں فرشتوں کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اور آناً فاناً اس کے دل کی سیاہی اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔

سوم :۔ قرآن شریف ہے، جب کوئی شخص اس کی تلاوت کرتا ہے تو اس وقت اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ تلاوت قرآن کریم سے محروم نہ رہیں، زہے نصیب کہ اپنے مالک و آقا سے گفتگو کی سعادت میسر رہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے :

" انی تارك فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما ، لن تضلو ا بعدی ، احدهما اعظم من الآخر ، کتاب الله

حبل ممدود من السماء الى الارض ، وعترتی واھل بیتی ، ولن یتفرقا ابدا حتّٰی یردا علی الحوض

ترجمہ : میں تمہارے درمیان دو چیزیں ایسی چھوڑے جارہاہوں کہ اگر ان کو مضبوط پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ، ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت عظیم المرتبت ہے ۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن شریف) ہے جو آسمان سے زمین تک (لٹکی ہوئی) ایک لمبی رسی ہے ، دوسرے میری اولاد اور میرے اہل بیت ، یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں گے ۔

کیونکہ آنحضرت ﷺ کی اولاد ، ازواج محترمات اور صحابہ کرامؓ کے وسیلے سے قرآن پاک اور احکام شریعت کسی ترمیم و تغیر کے بغیر ہم تک پہنچے ہیں ، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک ، احادیث شریفہ اور دین (کے صحیح طریقہ) پر چلنے والے سادات کے دامن میں پناہ حاصل کرے اور بزرگوں کے کلمات اور طریقہ حیات کے مطابق زندگی گزارے ۔

تلاوتِ قرآن کریم کی حق تعالیٰ کے یہاں عظمت واہمیت

ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن پاک کے پڑھنے کا کس قدر ثواب ہے اور قرآن شریف کس طرح اپنے پڑھنے والوں کو گناہوں کے اثرات اور خطاؤں سے پاک کر دیتا ہے ۔ چنانچہ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے ، فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے :

" ما اذن الله لعبد فی شیء افضل من رکعتین یصلیھما ، وان البر لیه لیزر علی راس العبد مادام فی صلاته ، وما تقرب العباد الی الله بمثل ما خرج منه یعنی القرآن " (۲)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ شانہ بندہ کی جانب کسی اور عبادت کے وقت اس قدر توجہ نہیں فرماتے جس قدر اس دو رکعت نماز میں متوجہ ہوتے ہیں جس کو بندہ (احکام و مسائل کی رعایت کے ساتھ خشوع اور) اہتمام سے پڑھتا ہے اور جب تک بندہ اخلاص کے ساتھ نماز میں مشغول رہتا ہے اس پر رحمتوں اور برکات کا نزول ہوتا رہتا ہے ، اور بندہ کو کسی اور نیکی میں حق تعالیٰ کی ایسی قربت حاصل نہیں ہوتی ، جس قدر قرآن کریم کی تلاوت (اور سمجھانے) سے ہوتی ہے ۔

یہ اس لئے ہے کہ قرآن شریف حق تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت ذات ہے اور ہر شے کی صفت اس کی ذات سے بے حد قریب ہوتی ہے ، اسی وجہ سے قرآن شریف کی تلاوت کے وقت حق تعالیٰ کی بندہ پر خاص اور بے انتہا توجہ ہوتی ہے ۔ اس لئے چاہیے کہ روزانہ (کم از کم) ایک پارہ کی تلاوت کو ضروری سمجھ لیں (اور اس کو مستقل معمول بنالیں) تاکہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی رحمت وعنایت کا سرمایہ متوجہ رہے ۔

تلاوت قرآن سے متعلق چند ضروری مسئلے

مسئلہ : جو شخص قرآن شریف کی تلاوت نہیں کرتا بلکہ اس کو بستہ میں بند کئے طاق پر رکھے رہتا ہے، قرآن شریف حق تعالیٰ کے دربار میں اس کی شکایت کریگا کہ اس شخص نے مجھے قید کئے رکھا، نہ خود پڑھتا تھا نہ کسی پڑھنے والے کے سپرد کرتا تھا. اس لئے ہر شخص کے واسطے ضروری ہے کہ کم سے کم آٹھ دس آیتیں روزانہ قرآن شریف میں دیکھ کر ضرور پڑھے تاکہ قرآن کریم اس کے حق میں کلمات خیر کہے.

مسئلہ : مطالب المؤمنین میں لکھا ہے کہ غسل خانہ میں، جانور باندھنے کی جگہ پر اور ایسے مقامات پر قرآن شریف کا پڑھنا مکروہ ہے جہاں (گندگی اور) ناپاک پانی جاتا ہو۔ قرآن شریف کو پورے ادب واحترام، نہایت پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنے سے بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں (۳) (اور گندگی میں پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے)

مسئلہ : تکیہ لگا کر یا کروٹ لے کر لیٹے ہوئے قرآن شریف پڑھنے میں کچھ حرج نہیں، حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "وعلی جنو بھم" لیکن لیٹ کر تلاوت کے وقت پاؤں موڑ لینے چاہئیں (۴)

مسئلہ : تلاوت قرآن کے وقت دنیا کی باتیں کرنا صحیح نہیں (۵) اپنے آقا اور افسروں کی موجودگی کے وقت کسی اور سے بات چیت کرنا برا سمجھا جاتا ہے اور جب حق تعالیٰ شانہ سے رابطہ ہو اور مکالمہ ہو اس وقت حق تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ کرنا تو اور بھی برا ہے.

مسئلہ : فقہا نے لکھا ہے کہ تلاوت قرآن بہت اچھے حال میں کرنی چاہیے، پاکیزہ عمدہ، لباس پہن کر، عمامہ باندھ کر (اور عورت دوپٹہ سر پر اوڑھ کر) قبلے کی طرف رخ کر کے تلاوت کرے. اس صورت میں زیادہ فضیلت اور زیادہ ثواب ہے، کسی خاص ضرورت اور مجبوری کی حالت میں جیسا بھی موقع ہو، گنجائش ہے (۶)

ہمیشہ، بلاناغہ قرآن شریف پڑھنے کو ضروری سمجھیں کہ قرآن شریف کی مسلسل تلاوت سے دل قرآنی طور طریقوں سے رنگین وخوش رنگ ہو جاتا ہے اور دل پر حق تعالیٰ کی طرف سے نیا نور نازل ہوتا ہے اور انوارات کا یہ سلسلہ مضبوط ہوتا رہتا ہے۔

مسئلہ : قرآن شریف پڑھنے کے دوران جب جناب رسول اکرم ﷺ کا نام نامی آئے اس وقت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجنا ضروری نہیں، تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد اگر درود پڑھ لے تو بہت اچھا ہے (۷)

مسئلہ : قرآن شریف کی تلاوت کے وقت صرف سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ : ایسے لوگوں کی موجودگی میں قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے جو پوری توجہ سے قرآن شریف نہ سن رہے ہوں، اپنی باتوں یا کام میں مشغول ہوں۔

مسئلہ : جامع الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ اطمینان اور آداب کے ساتھ پڑھنا چاہیے، قرآن شریف میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً (المزمل : ۷) اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف۔

مسئلہ : جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں تلاوت صحیح نہیں (۸)

مسئلہ : ظہیریہ میں ہے کہ اگر تلاوت کے دوران کوئی بڑا آجائے، وہ اگر باپ یا عالم یا استاد ہو تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت ہے، ورنہ نہیں (۹) قنیہ میں ہے کہ اگر آنے والا لائق تعظیم ہو تو کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر قرآن شریف کو کھلا نہ چھوڑے، اس پر کوئی کپڑا وغیرہ ڈالدے۔

مسئلہ : مؤلف "شرعۃ الاسلام" کہتا ہے کہ اگر قرآن شریف پڑھا پھر اس کو بھول گیا تو اس شخص کو (سخت) گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب دیا جائے گا (۱۰) اور زندوسیہ میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

" من حفظ القرآن الكريم ثم نسيه جاء يوم القيامة وهوا جزم" (۱۱)

- ترجمہ : جس شخص نے قرآن کریم حفظ کیا پھر (اپنی غفلت سے) اس کو بھلادیا، وہ قیامت کے دن ہاتھ کٹا اٹھے گا۔

مسئلہ : قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا صحیح نہیں، زبان سے پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ : جامع صغیر کی شرح میں لکھا ہے کہ دو، بوسے مستحب ہیں ایک حجر اسود کا، دوسرا قرآن مجید۔

مسئلہ : حائضہ کے لئے قرآن مجید کو ایسے کپڑے سے پکڑنا، چھونا جائز ہے جو قرآن شریف سے بالکل الگ ہو، اس کے ساتھ جڑا ہوا یا سلا ہوا نہ ہو لیکن اپنی آستین یا پلو سے پکڑنا جائز نہیں، اس لئے کہ یہ کپڑے پہننے والے کے حکم میں ہیں (۱۲) اور اکثر مشائخ کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں ہے، بلکہ ممانعت صرف اس چھونے کی ہے، جو براہ راست ہاتھ سے یعنی بلاواسطہ ہو جیسا کہ محیط میں لکھا ہے۔

مسئلہ : جنبی یا بے وضو شخص کے لئے صرف ہاتھ دھو کر قرآن شریف کو چھونا (صحیح قول کے مطابق) جائز نہیں ہے۔

مسئلہ : قرآن شریف کی جانب پیر پھیلانا مکروہ اور بے ادبی ہے، جیسا کہ مطالب المومنین میں لکھا ہے۔

مسئلہ : تلاوت ختم کرنے کے بعد، نماز کے بعد، دعا مستحب ہے اور جلد قبول ہوتی ہے۔

مسئلہ : اگر قرآن شریف اوپر کسی طاق وغیرہ میں رکھا ہوا ہو، نیچے لیٹے ہوئے اگر اس طرف پاؤں ہو جائیں جہاں قرآن شریف رکھا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱۳)

مسئلہ : سفر کے دوران قرآن شریف کو سامان میں رکھ کر حفاظت کے خیال سے سر کے نیچے رکھ لیا جائے تو کچھ حرج نہیں، ورنہ مکروہ ہے۔

قرآن کریم کے چند فضائل اور برکات

جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

" خیر کم من تعلم القرآن و علمه "(۱۴)

ترجمہ : تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔

نیز فرمایا جناب رسول اکرم ﷺ نے، تمہارے میں سے کون چاہتا ہے کہ اس کو تجارت میں روزانہ بڑے کوہان والے دو اونٹوں کا فائدہ ہو، صحابہؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ اس بات کو تو ہم سب ہی پسند کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے :

" افلا یغدوا احد کم الی المسجد فیفهم اویقرا آیتین

من کتاب الله خیر له من ناقتین ، وثلث خیر له من

ثلاث ، واربع خیر له من اربع " (۱۵)

ترجمہ : پس تم کیوں مسجد کی طرف نہیں دوڑتے تاکہ قرآن شریف کی دو آیتیں سکھاؤ یا خود پڑھو، دو آیتوں کا سکھانا یا پڑھنا دو لونٹوں کے منافع سے بہتر ہے اور تین آیتوں کا تین اونٹوں سے بہتر اور چار آیتوں کا چار اونٹوں سے بہتر ہے۔

حدیث : حضرت عائشہ نے جناب رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے :

" الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة ، والذى يقرأ القرآن ويتعتع فيه وهو عليه شاق ، له اجران "(۱۶)

ترجمہ : قرآن کریم کے ماہر کا نام عالی مرتبہ فرشتوں کے ساتھ شمار کیا جائے گا، اور جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں اٹکتا ہے اور اس میں مشقت برداشت کرتا ہے۔ (پھر تلاوت کرتا رہتا ہے) اس کے لئے دہرا ثواب ہے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

مثل المومن الذى يقرأ القرآن مثل الاترجه ريحها طيب و طعمها طيب ،و مثل المؤمن الذى لا يقرأ القرآن

مثل التمره لا ریح لها و طعمها حلو (۱۷)

ترجمہ: اس مسلمان کی مثال جو (اہتمام سے) قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے، ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی عمدہ ہے اور جو مسلمان قرآن کی تلاوت سے محروم ہے اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں، مگر ذائقہ اچھا ہے۔

یعنی جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو تلاوت قرآن شریف سے غافل اور محروم ہے، اور جو شخص قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے اور اس کو پڑھتا ہے گویا اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس کا مزہ بھی خوب ہے، بخلاف اس مسلمان کے جو قرآن شریف کی تلاوت نہیں کرتا اس کا مزہ تو اچھا ہے مگر تلاوت کی مہک اس میں موجود نہیں۔

حدیث: آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو سعید بن المعلی (۱۸) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے بڑی سورت نہ سکھادوں عرض کیا ضرور تعلیم فرمادیجئے فرمایا رسول اکرمؐ نے یہ بڑی سورت الحمد اللہ رب العالمین ہے تا آخر سورت، سات آیتوں تک، اور فرمایا:

"ھی السبع المثانی و القرآن العظیم الذی اوتیتہ" (۱۹)

ترجمہ: یہ سات آیتیں ہیں جو مکرر پڑھی جاتی ہے (یا مکرر نازل ہوئی ہیں) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

سورہ فاتحہ دو مرتبہ نازل ہوئی، ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اس وقت جب نماز فرض ہوئی، دوبارہ مدینہ منورہ طیبہ میں جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا. قرآن عظیم میں: ولقد اتیناك سبعا من المثانی والقرآن العظیم (۲۰) سے یہی مراد ہے۔

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ (۲۱) سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اقرؤا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعًا لا صحابه (۲۲)

ترجمہ: قرآن شریف پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ابی بن کعب انصاریؓ سے پوچھا، اے ابو منذر! جانتے ہو کہ قرآن شریف میں کونسی آیت سب سے بہتر اور بلند مرتبہ ہے؟ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا، میرے خیال میں سب سے بلند مرتبہ آیت، آیت الکرسی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے یہ سن کر مسرت کے ساتھ ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ان کے علم اور سمجھ کی داد دی۔ یہ روایت مسلم اور مشکوٰۃ میں آئی ہے (۲۳)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے ممکن ہے کہ شب میں ایک تہائی

قرآن مجید کی تلاوت کریں، فرمایا: "قل ھو اللہ احد" ایک تہائی قرآن کے برابر ہے. یہ روایت صحیح بخاری و مسلم میں آئی ہے۔(۲۴)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"الم تر آیات انزلنا لیلة لم یر مثلھن قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس "(۲۵)

ترجمہ: کیا تمہیں ان آیتوں کا علم نہیں، جو آج رات مجھ پر نازل ہوئیں، جو بے مثال ہیں، یہ آیتیں قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا:

"ثلاثه تحت العرش یوم القیامة، القرآن یحاج العباد، له ظھر و بطن والامانة والرحم، تنادی، الامن وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله"(۲۶)

ترجمہ: قیامت کے دن تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن شریف جو لوگوں سے جھگڑے گا (اور کہے گا تم نے مجھ پر کیوں عمل نہیں کیا، کیوں میری تلاوت سے غافل رہے اور جن لوگوں نے اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اور اس کی تلاوت کے پابند ہونگے، ان کی نجات و مغفرت کے لئے کوشاں ہوگا اور اور خیال رہے کہ) قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے ایک باطن. دوسرے امانت اگر کسی شخص نے امانت میں خیانت کی ہو گی، وہ امانت قیامت کے دن خیانت کرنے والے کا دامن پکڑے گی۔ تیرے رحم یعنی قرابت جو آواز دے گی خبردار! جس نے میری رعایت کی ہو گی یعنی رشتہ داروں اور اہل قرابت سے صحیح تعلق رکھا ہوگا، ان کے حقوق ادا کئے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کی رعایت فرمائے اور جس نے مجھ سے ترک تعلق کیا ہو اللہ اس سے اعراض فرمائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

" من قرا حرفًا من کتاب الله فله حسنة والحسنة بعشر امثالھا، لا اقول الم حرف، بل الف حرف، ولام حرف، ومیم حرف "(۲۷)

ترجمہ: جس شخص نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملے گا (پیغمبر خدا ﷺ نے مزید فرمایا) میں نہیں کہتا "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔

اس طرح حرف "الم" پڑھنے سے تیس نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، خلاف برائی کے کہ وہ ایک ہی لکھی جاتی ہے۔

حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس والداہ تاجا یوم القیامة، ضوئه احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم، فما ظنکم بالذی عمل بھذا "(۲۸)

ترجمہ: جس شخص نے قرآن پاک پڑھااور اس پر عمل کیااس کے والد کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک دمک سورج کی اس روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو خاص تمہارے گھروں میں طلوع ہو (جب اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا) پس تم خود اندازہ کرلو خود قرآن شریف پڑھنے والے کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا۔

حدیث: حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو یاد کرے، اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اسکے خاندان والوں میں سے ایسے دس شخصوں کے لئے اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو گناہوں کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ہوگئے تھے. یہ حدیث مشکوٰۃ میں سنن ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے آئی ہے۔(۲۹)

حدیث: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن شریف کا دل سورہ یٰسین ہے جو شخص ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب عنایت فرماتے ہیں (۳۰)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں، یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی اس وقت تک سفارش کرتی رہے گی جب تک ان کو معافی و مغفرت (کا پروانہ) نہ مل جائے، یہ سورت تبارك الذی بیده الملك ہے یہ روایت مشکوٰۃ میں امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے (۳۱)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت (تبارک الذی) دوزخ سے روکنے والی اور عذاب سے نجات دلانے والی ہے (۳۲)

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ الم تنزیل اور تبارك الذی بیده الملك کی تلاوت نہ فرمالیتے تھے (۳۳)

حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اذا زلزلت کا ثواب آدھے قرآن کے برابر ہے اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایها الکافرون کا ثواب گویا چوتھائی قرآن کا ثواب ہے (۳۴)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"من قرا کل یوم مائتی مرة قل هو الله احد، محی عنه ذنوب خمسین سنة الا ان یکون علیه دین" (۳۵)

ترجمہ: جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ قل هو الله احد پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، مگر یہ کہ اس پر قرض ہو (یعنی قرض ادا نہ کرنے کا گناہ معاف نہیں ہوگا، قرض کے لئے ادا کرنا ضروری ہے) ایک روایت میں پچاس مرتبہ قل هو الله احد پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

حدیث : جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، قرآن شریف میں نظر کئے بغیر صرف حافظہ سے تلاوت کرنے پر ہزار درجہ ثواب ہے اور قرآن شریف میں دیکھ کر پڑھنے کا اس سے دوگنا ثواب ہے۔(۳۶)

نیز فرمایا رسول اکرم ﷺ نے موت کی کثرت سے یاد اور قرآن کریم کی تلاوت دل سے غفلت کے زنگ کو دور کر دیتی ہے(۳۷)

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے : "فاتحه الکتاب شفاء من کل داء"(۳۸)

ترجمہ : سورہ الحمد ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حدیث : نیز فرمایا رسول اکرم ﷺ نے :

"من قرأ سورة یٰسین ابتغاء وجه الله تعالیٰ غفر له ماتقدم من ذنبه ، فاقروا ها عندموتا کم "(۳۹)

ترجمہ : جس شخص نے سورہ یٰسین کی حق تعالیٰ کی رضا کے لئے تلاوت کی اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اس لئے اپنے مُردوں کے پاس سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"الا یستطیع احد کم ان یقرا الف آیة فی کل یوم ، قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف آیة فی کل یوم ؟ قال اما یستطیع احد کم ان یقرا الھکم التکاثر "(۴۰)

ترجمہ : کیا تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ روزانہ قرآن شریف کی ایک ہزار آیتیں پڑھ لیا کرو، صحابہؓ نے عرض کیا روزانہ ایک ہزار آیتیں تلاوت کرنے کی کون صلاحیت رکھتا ہے ؟ فرمایا کیا تمہارے لئے ممکن نہیں کہ روزانہ الھکم التکاثر پڑھ لیا کرو (یعنی ایک مرتبہ الھکم التکاثر پڑھنے کا ثواب ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)

قرآن شریف کے متعلق چند ہدایتیں اور تنبیہات

حدیث : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

"تعاھدوا القرآن فو الذی نفسی بیده لھو اشد تفصیا من الابل فی عُقُلِھا "(۴۱)

ترجمہ : قرآن کریم کی تلاوت پابندی سے کرتے رہو میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قرآن شریف کا بھول جانا اس سے بھی کم وقت میں ممکن ہے جس میں کھلا ہوا اونٹ فرار ہو سکے (یعنی اگر تلاوت کا مسلسل معمول نہ رکھا جائے تو قرآن شریف بہت جلد حافظہ سے نکل جاتا ہے۔

حضرت سعد بن عبادہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں :

"ما من امرئی یقرا القرآن ثم ینساء لقی الله یوم القیامة اجزم " (۴۲)

ترجمہ : جس شخص نے قرآن شریف حفظ کیا پھر (اپنی غفلت سے) اس کو بھلا دیا وہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے حضور ہاتھ کٹا حاضر ہوگا۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

" الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمُسر بالقرآن كالمسر بالصدقة "(۴۳)

ترجمہ : بلند آواز سے (سب کے سامنے) تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسا سب کے سامنے صدقہ دینے والا اور تنہائی میں قرآن شریف پڑھنے والے کا مرتبہ ایسا ہے جیسا خاموشی سے صدقہ دینے والے کا۔

حدیث : جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

" يا اهل القرآن لا تتوسروا القرآن واتلوه حق تلاوته من آناء الليل والنهار ، وافشوه و تغنوه وتدبروا مافيه لعلكم تفلحون ،ولا تعجلوا ثوابه فان له ثواباً "(۴۴)

ترجمہ :اے قرآن شریف پڑھنے والو، قرآن کو اپنا تکیہ مت بناؤ، یعنی قرآن مجید سے غافل نہ ہو اور اس کے پڑھنے (اور اس پر عمل کرنے میں) سستی نہ کرو، قرآن شریف کی اس طرح تلاوت کرو، دن رات میں اس طرح پڑھو جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے. سیکھنے سکھانے کے ذریعہ اس کو عام کرو، اسکے معانی و مطالب میں غور و فکر کرو اور دلی مسرت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرو، تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی تمہارے قدم چومے، نیز قرآن کی تلاوت کے اثرات اور ثواب کے دنیا میں طلب گار نہ بنو، اس میں جلدی نہ کرو، اس کا آخرت میں بے شمار اجر و ثواب ہے، جو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

حدیث : حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اکرم ﷺ نے :

"ما آمن بالقرآن من استحل محارمه "(۴۵)

ترجمہ :وہ شخص در حقیقت قرآن شریف پر ایمان ہی نہیں لایا جو قرآن شریف کی حرام کی ہوئی چیزوں (اور معاملات) کو حلال سمجھے۔

مسئلہ : ہر وہ چیز جس کو حق تعالیٰ شانہ' نے حرام فرمایا ہے اس کے حرام ہونے کا (گہرا پختہ) یقین رکھنا چاہیے ،اور جس چیز کو حق تعالیٰ شانہ اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے حلال فرمایا ہے اس کے حلال و جائز ہونے کا عقیدہ (ویقین) رکھنا بھی نہایت ضروری ہے. حلال کو حرام جاننے اور حرام کو حلال سمجھنے سے کفر لازم آتا ہے۔

معلوم ہوا کہ کلام اللہ شریف کو خوب سمجھ کر اور اس کے معانی و مطالب میں غور و فکر کرتے ہوئے پڑھنا چاہیے تاکہ قرآن کریم کا نور (تلاوت کرنے والے کے) باطن میں چمک جائے۔

تلاوت قرآن کے وقت حضرات صحابہؓ کی کیفیت

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ پوری رات یہ آیت شریفہ پڑھنے میں گزار دی :

" اِن تُعَذِّبهُم فَاِنَّهُم عِبَادُكَ وَاِن تَغفِرلَهُم فَاِنَّكَ اَنتَ الْعَزِيزُ الحَكِيمُ "(۴٦)

اسی طرح حضرت سعید بن جبیرؓ اس آیت کو پڑھ کر پوری پوری رات روتے رہتے تھے :

"و امتا زُوالیوم ایھا المُجرِمُون "(۴۷)

یعنی قیامت کے دن حکم جاری ہو گا کہ اے گنہگاروں اور کافرو! مومنوں، اور نیک لوگوں کی جماعت سے الگ ہو جاؤ، وہ وقت انتہائی پریشانی اور فکر کا وقت ہو گا، کہ کس شخص کو کس گروہ میں شمار فرمایا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کیلئے چند اور ہدایات وآداب

قرآن کریم اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے (ایسا نہ ہو) کہ آواز کی خوبصورتی اور ترنم کسی دن اچانک ختم ہو جائے

" وَاتَّقُو ا یومًا تُرجَعُونَ فِیهِ اِلَی اللهِ ثُمَّ تُوفّٰی کُلُّ نَفسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَهُم لاَیُظلَمُونَ "(۴۸)

یعنی اے لوگو! پرہیز کرو اور ڈرو اس دن سے جب تم حق تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گے. اس وقت بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو اس چیز کا جو اس نے کی ہو گی اور اس دن بندوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا، بلکہ ہر وہ شخص جس نے ایک جو کے برابر بھی نیکی یا برائی کی ہو گی اس کا اچھا یا برا بدلہ دیا جائے گا۔

ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اے لوگو! قرآن شریف کو بہت اہتمام کے ساتھ آہستہ آہستہ پڑھو، کیونکہ مسلمان جنات میں چند جن اس کے سننے کا لطف لیتے ہیں، اور حق تعالیٰ سے گفتگو اور کلام کا حق بھی یہی ہے کہ آہستہ، پورے حسن قرأت اور ترتیل کے ساتھ ہو۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے باب فضائل قرآن میں نقل کیا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ قرآن شریف سفارش کرنے والا ہے، معاف کرانے والا ہے، خاص طور پر اپنے پڑھنے والوں کے لئے حق تعالیٰ شانہ کے حضور میں، (۴۹) اور منقول ہے کہ اس کی شفاعت بھی ہو گی اور قرآن شریف کوشش کرنے والا تصدیق کرنے والا ہے (یعنی اس شخص کے لئے بھی کوشش کرنے والا ہے جو قرآن نہیں پڑھتا، اس پر عمل نہیں کرتا لیکن) سچ بولنے والا اور دوسروں کے لئے اپنی کوششوں میں مخلص ہے۔

حدیث: جو شخص قرآن شریف حفظ کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب اور گناہ کم کر دیتا ہے، چاہے وہ ماں باپ کافر ہی کیوں نہ ہوں (۵۰)

حدیث: حضرت معاذ بن جبلؓ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا میں تین چیزیں تین شخصوں کے لئے بے فائدہ ہیں، ایک وہ قرآن پڑھنے والا جو ظالم ہو، دوسرے مسجد اس علاقہ میں جہاں لوگ نماز نہ پڑھتے ہوں تیرے قرآن شریف اس مکان میں کہ جہاں کوئی بھی اس کی تلاوت کرنے والا نہ ہو. (۵۱)

حدیث: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی قرآن شریف کی تلاوت کرے، اس طرح پڑھے گویا وہ آخری مرتبہ پڑھ رہا ہے، اس کی دعا اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے، چاہے اس کا

اثر فوراً ظاہر ہو جائے یا اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمالیا جائے کہ قیامت کے دن اس کے کام آئے۔(۵۲)

زید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے:

میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے، مگر میں نے ایسے اشخاص کا کوئی گناہ نہیں دیکھا جو قرآن شریف سمجھ کر پڑھنا جانتے ہیں، اس کی تلاوت (نیز اس کے احکامات پر عمل) کبھی بھی نہیں چھوڑتے۔

فقیہ ابو اللیث سمر قندیؒ کہتے ہیں: حسن بن زیاد کا قول ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے سنا ہے کہ جو شخص قرآن شریف ایک سال میں دو مرتبہ اہتمام کے ساتھ مکمل تلاوت کرے، اس نے قرآن شریف کا گویا حق ادا کر دیا، کیونکہ جبریل علیہ السلام نے بھی حضرت رسول اکرم ﷺ کے سال وفات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوبار دور کیا تھا(۵۳) اس لئے کہ ہر مہینہ میں کم سے کم پانچ پاروں کی تلاوت ضروری سمجھیں (یعنی روزانہ کم سے کم) تین رکوع کے بقدر پڑھنے کا نہایت اہتمام رکھیں اور اس کو ناقابل ترمیم معمول بنالیں تاکہ قرآن پاک کا کم سے کم حق ادا ہوتا رہے۔

امام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں: جان لو کہ قرآن شریف کی تلاوت عبادات میں سے بہترین عبادت ہے، بالخصوص وہ تلاوت جو نماز میں ہو اور کھڑے ہو کر ہو.

فرمایا جناب رسول اکرم ﷺ نے۔

" افضل عبادة امتی قراءة القرآن "

میری امت کے لئے بہترین عبادت قرآن کریم کی تلاوت ہے.(۵۴)

نیز فرمایا جناب رسول اکرم ﷺ نے قیامت کے دن قرآن پاک حق تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اور سفارشی ہوگا، اس سے زیادہ قربت اور سفارش نہ انبیاء علیہم السلام کی ہوگی نہ فرشتوں کی(۵۵)

اور فرمایا جناب رسول اکرم ﷺ نے: میں تمہارے درمیان سے رخصت ہونے والا ہوں اور تمہارے لئے دو راستہ دکھانے والے اور اور صحیح بات یاد دلانے والے چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے، ایک بولنے والا، دوسرا خاموش. بولنے والا قرآن شریف ہے، خاموش چیز موت ہے(۵۶)

قرآن شریف پڑھنے کا طریقہ

جاننا چاہیے کہ جو شخص بھی قرآن مجید کی تعلیم دیتا ہے (اور اس کا ترجمہ و تفسیر بیان کرتا ہے) اس کا حق تعالیٰ شانہ کے یہاں بہت بلند مرتبہ ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن شریف کی عظمت واحترام کا پوری طرح خیال

رکھے، خود کو برے اور نامناسب کاموں سے بچائے اور بہر صورت قرآن کریم کا عالی مرتبہ پیش نظر رہے، ورنہ اندیشہ ہے کہ قرآن مجید اس کا مدمقابل ہو، (اور آخرت میں اپنی بے حرمتی کا دعویٰ کرے) چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت کے منافقوں کی اکثریت ان لوگوں میں سے ہوگی جو قرآن شریف کے پڑھنے والے ہیں (۵۷) یعنی قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں مگر اس کے ادب واحترام (اور اس کے احکامات) کا خیال نہیں رکھتے (۵۸)

توریت میں حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے: اے میرے بندو! اگر تمہارے کسی خاص دوست کا خط تمہیں ملے اور تم راستہ میں کہیں ہو تو تم اسی وقت راستہ سے ایک طرف ہو کر بیٹھو گے اس کا ایک ایک حرف پڑھو گے، اس پر غور کرو گے، پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو گے، تمہیں شرم نہیں آتی کہ یہ کتاب میرا خط ہے، جو میں نے تمہیں لکھا ہے تاکہ اس پر غور کرو، اس کے مضامین کو سمجھو، لیکن تم اس سے پہلو بچاتے ہو اور اس کام کو نہیں کرتے، اگر تم اس کو پڑھو اور اس پر غور کرو تو تمہارے لیے نجات اور کامیابی کا ذریعہ ہے (۵۹)

جاننا چاہیے کہ قرآن شریف پڑھنے سے، بغیر عمل کے پڑھنا (اور اس کی ہدایت کو نظر انداز کر کے پڑھتے رہنا) مراد نہیں بلکہ حقیقتاً وہ پڑھنا مراد ہے جس میں اس پر پورا پورا عمل بھی ہو، چنانچہ اگر آقا کا خط ملازم اور غلام کے پاس پہنچے، وہ اسکے الفاظ کو خوب صورتی کے ساتھ بار بار پڑھتا رہے، اسکی ہدایت پر اور اسکے لکھے ہوئے کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ ملازم سزا کا مستحق ہوگا۔

تلاوت کے آداب

پڑھنے والے کے ظاہر سے تعلق رکھنے والی چیزیں درج ذیل ہیں:

اول: پوری صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنا اور پورے ادب واحترام کے ساتھ تلاوت کرنا۔

دوم: آہستہ آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، قرآن کے معانی اور مطالب میں غور وفکر کرنا، اگر معانی نہ جانتا ہو تو یہ بات ضرور ذہن میں حاضر رکھے کہ میں اپنے پیدا کرنے والے معبود برحق، رب العالمین کا کلام پڑھ رہا ہوں، وہ رب العالمین ہر جگہ موجود اور ہر کھلی چھپی بات کا پوری طرح جاننے والا ہے، اس لیے ایسا نہ ہو کہ میری زبان پر قرآن کی آیتیں ہوں اور میرے دل میں کچھ اور خیالات گردش کر رہے ہوں، کیوں کہ میرا مالک وآقا جس طرح میرے ظاہر کو ملاحظہ کرتا ہے اسی طرح میرے اندر کی حالت اور میرے دل کی کیفیات بھی اس کے سامنے کھلی ہوئی ہیں۔ (۶۰)

قرآن شریف پڑھنے والوں کو اس کوشش میں نہ رہنا چاہیے کہ جلدی جلدی پڑھ لیں، حضرت عبداللہ ابن

مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اذا زلزلت آہستگی اور غور و فکر کے ساتھ پڑھتا ہے وہ مجھے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہے جو سورہ بقرہ کو جلدی جلدی پڑھتا ہو(٦١)

سوم :رونا ہے،اگر قرآن شریف پڑھتے وقت رونا نہ آئے تو کوشش کر کے رونا لائے(٦٢)نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے : قرآن مجید قیامت کے دن کی فکر کیلئے آیا ہے اس لیے جب بھی قرآن شریف پڑھو خود کو فکر مند بنالو(٦٣)

پڑھنے والا اگر عام شخص ہو تو یہ یاد رکھے اور اس پر رنج و غم ظاہر کرے کہ افسوس میں اپنی زندگی کس طرح ضائع کر رہا ہوں، قرآن مجید کے معانی و مطالب کو کیوں نہیں سمجھتا، جس کا، نہ جاننا(قیامت کے دن) ہر شخص کیلیے نہایت رنج اور شرمندگی کا سبب ہوگا. خصوصاًان لوگوں کیلیے جنہوں نے اس کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھا نہ سمجھا.

چہارم : جب تلاوت کرتے ہوئے رحمت کے تذکرے پر مشتمل آیات پر پہنچے یا جنت کا تذکرہ ہو، حق تعالیٰ شانہ سے مغفرت کی دعا اور رحمت کا طالب ہو اور اگر دوزخ کا احوال آئے اور عذاب کا تذکرہ ہو سچے دل سے توبہ استغفار کرے. اگر ایسی آیت آئے جس کے پڑھنے سے سجدہ کرنا واجب ہو سجدہ کرلے، پہلے تکبیر کہے پھر سجدہ میں کہے :

سجدت للرحمن و آمنت بالقرآن فاغفرلی ذنوبی (٦٤)

سجدہ تلاوت کی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں، پاک ہونا، ضروری لباس کا ہونا، قبلہ رخ ہونا اور چہرے کا قبلہ کی طرف ہونا، نیز سبحان ربی الاعلیٰ کہہ دینا بھی کافی ہے۔

پنجم :کوشش کرنی چاہیے کہ قرآن شریف عمدہ سے عمدہ آواز سے پڑھیں، جس قدر ادائیگی بہتر ہوگی آواز عمدہ ہوگی، دل میں قرآن شریف کا اثر اسی قدر زیادہ ہوگا مگر قوالوں کی طرح نہ پڑھے، زیر، زبر تبدیل نہ ہوں، حروف نہ کٹیں اور حروف کے (غیر ضروری) کھینچنے کی وجہ سے قرآن شریف پڑھنے میں غلطی واقع نہ ہو۔

☆ ☆ ☆

حواشی

(۱) رواہ الترمذی، مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت، ص ۵۶۹ (۲) رواہ الترمذی ص ۳۵۰ ج ۲

(۳) فتاویٰ عالمگیری ۳۱۶، ج ۵

(۴،۵) فتاویٰ عالمگیری، ۳۱۶، ج ۵ (طبع مذکورہ بالا)

(۶) فتاویٰ عالمگیری، ۳۱۵، ج ۵

(۷) کبیری شرح منیہ، ص ۴۶۵ (مطبع مجتبائی، دہلی)

(۸) حاشیہ الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ۷۷ (مطبع امین الخانجی، مصر: ۱۳۴۷ھ)

(۹) فتاویٰ عالمگیری، ۱۳۱۶، ج ۵

(۱۰) الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ۷۷

(۱۱) مجمع الزوائد، للھیثمی، ص ۱۶۷، ج ۷)

(۱۲) طحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ۷۷

(۱۳) طحطاوی علی المراقی الفلاح، ص ۷۷

(۱۴) رواہ البخاری، مشکوٰۃ، ص ۱۸۳۔

(۱۵) رواہ مسلم عن عقبہ بن عامرؓ۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۳۔

(۱۶) متفق علیہ، مشکوٰۃ ص ۱۸۴۔

(۱۷) متفق علیہ، مشکوٰۃ ص ۱۸۴۔

(۱۸) حضرت مفتی صاحب کی تحریر میں یہاں حضرت ابو سعید خدریؓ کا نام درج ہے جو بہ ظاہر سہو قلم ہے۔

(۱۹) رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص ۱۸۴۔

(۲۰) الحجر۔ ۸۷، ترجمہ شیخ الہند: اور ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیتیں وظیفہ اور قرآن بڑے درجہ کا۔

(۲۱) اصل میں یہاں حضرت ابو ہریرہؓ کا نام مذکور ہے، جو درست نہیں۔

(۲۲) رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۸۴۔

(۲۳) رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۸۵۔

(۲۴) رواہ مسلم عن ابی الذردؓ اورواہ البخاری عن ابی سعیدؓ مشکوٰۃ ص ۱۸۵۔

(۲۵) رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۸۶۔ (۲۶) رواہ فی شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص ۱۸۶۔

(۲۷) مشکوٰۃ ص ۱۸۶۔ (۲۸) رواہ احمد وابوداؤد، مشکوٰۃ ۱۸۶

(۲۹) مشکوٰۃ ص ۱۸۷ (۳۰) مشکوٰۃ ص ۱۸۷

(۳۱) مشکوٰۃ ص ۱۸۷ (۳۲) مشکوٰۃ ص ۱۸۷

(۳۳) مشکوٰۃ ص ۱۸۸ (۳۴) مشکوٰۃ ص ۱۸۸

(۳۵) مشکوٰۃ ص ۱۸۸ (۳۶) مشکوٰۃ ص ۱۸۸

(۳۷) مشکوٰۃ ص ۱۸۹ (۳۸) مشکوٰۃ ص ۱۸۹

(۳۹) مشکوٰۃ ص ۱۸۹ (۴۰) مشکوٰۃ ص ۱۹۰

(۴۱) مشکوٰۃ ص ۱۹۰ (۴۲) مشکوٰۃ ص ۱۹۱

(۴۳) مشکوٰۃ ص ۱۹۱ (۴۴) مشکوٰۃ ص ۱۹۲

(۴۵) مشکوٰۃ ص ۱۹۱ (۴۶) سورہ مائدہ ۱۱۸۔ ترجمہ: "اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ بندے ہیں تیرے اور اگر تو ان کو معاف کردے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔"

(۴۷) سورہ یٰسین۔ ۵۹۔ ترجمہ: "اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو!

(۴۸) سورہ بقرہ۔ ۱۸۱، ترجمہ: "اور ڈرتے رہو اس دن سے کہ جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف، پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا"

(۴۹) مجمع الزوائد ھیثمی. ص ۱۶۴ ج ۷۔ (۵۰) یہ روایت بلاشک وشبہ موضوع ہے۔

(۵۱) مفتی صاحب نے یہ روایت غالباً تنبیہ الغافلین سے نقل کی ہے۔

(۵۲) مجمع الزوائد ص ۱۶۳ ج ۷ (۵۳) تنبیہ الغافلین، ص ۱۵۳

(۵۴) کیمیائے سعادت، ص ۱۰۹، ج ۴ (۵۵) نیز کیمیائے سعادت، ص ۱۰۹، (اشاعت بالا)

(۵۶) کیمیائے سعادت، ص ۱۰۹ (۵۷) اتحاف السادہ، ص ۴۵۰، ج ۴

(۵۸) کیمیائے سعادت، ۱۰۶ (۵۹) کیمیائے سعادت، ۱۰۵

(۶۰) کیمیائے سعادت، ۱۰۶ (۶۱) اتحاف السادہ. ص ۴۷۸، ج ۴

(۶۲) اتحاف السادہ، ص ۴۷۹، ج ۴ (۶۳) اتحاف السادہ، ص ۴۸۰، ج ۴

(۶۴) اتحاف السادۃ للزبیدی، ص ۴۸۳، ج ۴